43واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات 3 جنوری 2013

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

رائے ونڈلاہور-غیر قانونی سبزی منڈی کا معاملہ

*6661: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر زراعت زراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائے ونڈ لاہور میں غیر قانونی سبزی منڈی قائم ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی سبزی منڈی کو ختم کرنے کیلئے اقدامات اٹھارہی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2010 تاریخ ترسیل یکم جون 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) رائے ونڈ لاہور میں غیر قانونی سبزی منڈی قائم تھی۔

(ب) کسانوں کے مفاد میں رائیونڈ لاہور کی سبزی منڈی کو حکومت پنجاب نے ترمیم شدہ رول 67-A پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے جنرل رولز 1979 کے تحت 2011-07-30 کو ریگولر کر دیا ہے۔ لہٰذا اب یہ سبزی منڈی ایک منظور شدہ قانونی منڈی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

بہاولپور-پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کی تفصیلات

*6939: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں بنائی جانے والی پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹری سے سات دن کے اندر رزلٹ آتا تھا جو کہ اب 3 ماہ میں آنے لگا ہے آخر کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس لیبارٹری کے قیام سے ایک سال بعد اس پر کام شروع کیا گیا تھا؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2010 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! بہاولپور میں بنائی جانے والی پیسٹی سائیڈ لیبارٹری سے سات دن کے اندر اندر رزلٹ روانہ کر دیا جاتا ہے ماسوائے اُن نئی پروڈکٹس (Products) کے جو نئی کیمسٹری کے تحت تیار کی جاتی ہیں کیونکہ ان کے تجزیاتی طریقہ کار اور تجزیاتی سٹینڈرڈ کی دستیابی کے لیے زیادہ سے زیادہ تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

(ب) لیبارٹری کی عمارت کی تعمیر دسمبر 2007ء میں مکمل ہوئی اور اس کی پیسٹی سائیڈ آرڈیننس کے تحت تجزیہ کرنے کی باقاعدہ منظوری وفاقی حکومت کی جانب سے جنوری 2008ء جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے فروری 2008ء میں ہوئی اور لیبارٹری نے مارچ 2008ء میں باقاعدہ کام شروع کر دیا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

ضلع گجرات، زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*8473: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں جنوری 2009 سے جنوری 2010 زراعت کی ترقی کیلئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کیلئے کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع گجرات میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے کیا یہ Strength کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب صوبے کے تمام اضلاع کو برابر اہمیت دیتی ہے اور کسی ضلع کے ساتھ کوئی مساوی سلوک نہیں کیا جاتا کیونکہ تمام کسانوں کے مسائل اور ضروریات یکساں ہوتی ہیں۔ تاہم مذکورہ عرصے میں پنجاب کے باقی اضلاع کی طرح ضلع گجرات میں ہونے والی زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات اس طرح سے ہیں:

203 عدد ٹریکٹر گرین ٹریکٹر سکیم 10-2009 کے تحت بذریعہ قرعہ اندازی 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

گندم کی جدید سفارشات متعارف کروانے کے لیے یونین کونسل کی سطح پر ایک ایک ایکڑ کے 177 نمائشی پلاٹس لگائے گئے اور زرعی مداخل بالکل مفت فراہم کی گئیں۔

وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق 80 ایکڑ خالی سرکاری زمین کو تیار کر کے گندم کاشت کی گئی جس کی فروخت سے سرکاری خزانے میں 11 لاکھ 49 ہزار 500 روپے کی رقم جمع کروائی گئی۔

زمینداروں کو زمین ہموار کرنے اور مچھلی فارم بنانے کے لئے بلڈوزر رعائتی نرخوں پر مبلغ 560 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے مہیا کیے گئے۔

آبپاشی کے لئے 208 زمینداروں کو ٹیوب ویل بورنگ کے لئے مشینری مہیا کی گئی

زمینداروں کو زیر زمین پانی کے معیار، مقدار اور دستیابی کا اندازہ لگانے کے لئے (Resistively Meter) کے ذریعے رعائتی نرخوں پر سروے کی سہولت فراہم کی گئی۔

مذکورہ عرصہ کے دوران "فوڈ سیکیورٹی پروگرام" کے تحت 1377 عدد نئی زرعی مشینری خرید کر 50 فیصد رعائتی نرخوں پر زمینداروں میں تقسیم کی گئی۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع گجرات میں زرعی مشینری کے لئے مجموعی طور پر مبلغ 3 کروڑ 25 لاکھ 50 ہزار 822 روپے مختص ہوئے جس میں سے 2 کروڑ 59 لاکھ 53 ہزار 42 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) محکمہ زراعت میں مشینری کے حوالے سے کل ملازمین کی منظور شدہ آسامیاں 299 ہیں جس پر 242 ملازمین کام کر رہے ہیں جو کہ Strength کے مطابق نہیں ہے۔ اس کی وجہ فیلڈ اسسٹنٹس کی بابت نئے سروس رولز ہیں جو کہ منظور ہو چکے ہیں اور ان پر بھرتی جلد مکمل کر لی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

پی پی 111 اور 112 گجرات کے کھالوں کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*8766: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 111 اور 112 ضلع گجرات میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران ان حلقوں کے کتنے کھال پختہ کئے گئے، ان کا نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 8 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف)واضح رہے کہ پی پی 111 شہری علاقوں پر مشتمل ہے اور وہاں پر کھالا جات موجود نہیں ہیں۔

پی پی 112 دیہی علاقہ ہے تاہم یہاں پر کوئی نہری نظام موجود نہیں ہے اس لئے زراعت کا انحصار ٹیوب ویلوں یا ندی نالوں سے حاصل ہونے والے پانی پر ہے۔ لہٰذا اس حلقے میں ٹیوب ویلوں / ندی نالوں کی آبپاشی سکیموں کی اصلاح کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک 73 سکیموں کی اصلاح کی جاچکی ہے جبکہ مزید 2 سکیموں پر اصلاح کا کام جاری ہے۔

(ب) پی پی 112 میں 10-2009 میں کسی سکیم پر کام نہ ہوا تاہم 11-2010 میں 18 آبپاشی سکیموں کی اصلاح مکمل کی گئی جن پر 42 لاکھ 48 ہزار 880 روپے لاگت آئی۔ ان کا نمبر اور گاؤں مع انفرادی تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال 13-2012 میں پی پی 112 میں 2 آبپاش سکیموں کی اصلاح کا کام جاری ہے۔ تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	کھال نمبر	گاؤں	یونین کونسل	پنجاب پرونشل نمبر	نیشنل اسمبلی نمبر	تعمیری سال	پراجیکٹ	کسان	تعمیری لاگت
1	395/YW	کلیوال سیداں	چکوڑی شیر غازی	112	106	2012-13	PIPIP	سید ناصر عباس	250000 (2لاکھ 50ہزار)
2	430/TW	بھانوالی	چکوڑی شیر غازی	112	106	2012-13	PIPIP	مہر عبدالغفار	250000 (2لاکھ 50ہزار)

(د) کھال کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات حصہ داران موگہ کے ذمے ہوتے ہیں جو وہ اکٹھا کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکار کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) پی پی 112 میں آبپاش سکیموں کی تعداد کا انحصار لگائے جانے والے ٹیوب ویلوں اور ندی نالوں کے پانی پر ہے جن کی اصلاح پہلے آیئے پہلے پایئے اور فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

پی پی 34 سرگودھا کے کھالوں کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*8774: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 34 ضلع سرگودھا میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران اس حلقہ کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(و) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 8 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ حلقہ ضلع سرگودھا میں کل 21 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران اس حلقہ میں کوئی کھال پختہ نہ ہوا۔

(ج)چونکہ کاشتکاروں کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے اس لئے اس وقت حلقہ میں کسی بھی کھال کو پختہ کرنے کا کام نہیں ہو رہا ہے۔

(د)تعمیراتی مٹیریل گورنمنٹ مہیا کرتی ہے جبکہ مستریوں / مزدوروں اور کچے کھال کی اصلاح کا خرچہ بذمہ حصہ داران موگہ ہوتا ہے۔

(ہ)کھال کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات حصہ داران موگہ کے ذمے ہوتے ہیں جو وہ اکٹھا کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکار کے ذمہ ہوتی ہے۔

(و)مذکورہ حلقہ میں اس وقت 6 کھال پختہ نہیں ہوئے جو کہ شہری حلقہ میں واقع ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

پنجاب میں بیج اور ادویات کا معیار چیک کرنے کے لئے لیبارٹریز کی تفصیلات

*9234: **محترمہ سیمل کامران:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا پنجاب حکومت نے غیر معیاری بیج اور غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کوئی عملی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب)صوبہ پنجاب میں بیج اور ادویات کا معیار چیک کرنے کیلئے لیبارٹریز ہیں، اگر ہاں تو کتنی اور کہاں کہاں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 10 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف)غیر معیاری بیج کی فروخت کی روک تھام کا اختیار پنجاب حکومت کی بجائے سیڈ ایکٹ 1976 کے مطابق وفاقی حکومت کے پاس ہے۔حکومت پنجاب نے 2008 میں اقتدار

سنبھالنے کے بعد جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیااور ضلعوں میں DCOs کی زیر نگرانی سب کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے درج ذیل عملی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے نتیجہ میں زرعی ادویات میں شرح ملاوٹ بتدریج کم ہو رہی ہے۔

پیسٹیسائیڈز کے مقدمات کی پیروی کیلئے ہر ضلع میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں ایک قانونی سیل(LITIGATION-CELL)بنایا گیاہے۔

جعلی پیسٹیسائیڈز کی شکایات سننے کیلئے 24 گھنٹے کام کرنے والی ٹال فری ہیلپ لائن 0800-02200 بنائی گئی تا کہ فوری کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

خفیہ اداروں سے پیسٹیسائیڈز انسپکٹروں کی چھان بین کروائی گئی اور اُن کی رپورٹ کی روشنی میں بری شہرت کے حامل انسپکٹروں کو فیلڈ ڈیوٹی سے ہٹادیا گیا۔

پیسٹیسائیڈز کے تجزیہ کو تین دن کے اندر یقینی بنایا جاتا ہے۔

(ب)بیج کا معیار چیک کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی نہیں بلکہ وفاقی حکومت کی 14 لیبارٹریاں صوبہ بھر کے درج ذیل اضلاع میں کام کر رہی ہیں۔

1۔ گوجرانوالہ 2۔لاہور 3۔ساہیوال 4۔ بہاول نگر

5۔خانیوال 6۔وہاڑی 7۔ ملتان 8۔ڈی.جی خان

9۔ بہاولپور 10۔رحیم یار خان 11۔ فیصل آباد 12۔ٹوبہ ٹیک سنگھ

13۔ سرگودھا 14۔ بھکر

زرعی ادویات کا معیار چیک کرنے کے لئے محکمہ زراعت پنجاب کے تحت پلانٹ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں Agri Chemist کے زیر اہتمام 4 پیسٹی سائیڈ چیک لیبارٹریز درج ذیل اضلاع میں کام کر رہی ہیں۔

1۔ کالا شاہ کاکو 2۔ فیصل آباد 3۔ ملتان 4۔ بہاولپور

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

پنجاب کی مارکیٹ کمیٹیوں کی مایوس کن کارکردگی کی تفصیلات

*9595: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے اعلیٰ حکام نے مالی خسارے میں جانے والی پنجاب کی 78 مارکیٹ کمیٹیوں کو وارننگ جاری کی ہے کہ اگر انہوں نے 2 ماہ کے دوران اپنا خسارہ ختم نہ کیا تو ان کمیٹیوں کو ڈی نوٹیفائی کر دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماہرین کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود پنجاب میں زرعی مارکیٹنگ کا نیا قانون اور نظام تیار نہیں کر سکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپٹ مافیا منڈیوں اور فیکٹریوں سے مارکیٹ فیس کی وصولی پر مک مکا کر کے اپنی جیبیں گرم کرتا ہے اور مکمل فیس سرکاری خزانے میں جمع نہیں کروائی جاتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے مطابق مجوزہ قانون منظور ہونے کی صورت میں پنجاب کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں ختم کر کے نئے ڈھانچے کے مطابق نئی مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پرانی مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کر کے نئے ڈھانچے کے مطابق نئی کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 13 جولائی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ بات اس حد تک درست ہے کہ حکومت نے مالی خسارے میں چلنے والی 78 مارکیٹ کمیٹیوں کو اپنی آمدن بڑھانے اور اخراجات کم کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ہدایات کی وجہ سے خسارے میں چلنے والی 78 مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کم ہو کر 9 رہ گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ زرعی مارکیٹنگ کے نئے قانون کا مسودہ تیار کیا جا چکا ہے جس کی منظوری کے لئے جانچ پڑتال جاری ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی اس قسم کی کرپشن کی کوئی شکایت حکام کے علم میں آتی ہے تو ایسے کرپٹ عملہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے۔ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے بعد پنجاب کی مارکیٹ کمیٹیوں کا فیصلہ نئے قانون کے مطابق کیا جائے گا۔

(ہ) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

ضلع سرگودھا: پی پی 28 میں محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*10251: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 28 بھلوال ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے انچارج افسران کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(ج) یہ دفاتر کیا کیا فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات اور ان کی آمدن بھی بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) محکمہ زراعت نے اس حلقہ میں سال 2009 اور 2010 کے دوران کس کس فصل کے نمائشی پلاٹس کہاں کہاں کاشت کئے ہر فصل کی فی ایکڑ پیداوار کیا رہی اور ہر فصل پر فی ایکڑ اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 28 بھلوال ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات کے کل 23 دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دفاتر کے انچارج آفیسران کے نام اور عہدہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ دفاتر کے فرائض کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی 28 بھلوال ضلع سرگودھا میں مذکورہ سالوں کے کل اخراجات 1 کروڑ 76 لاکھ 4 ہزار 507 روپے رہے۔ سال وار اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

2009-10 : (34 لاکھ 63 ہزار 30 روپے)

2010-11 : (1 کروڑ 41 لاکھ 41 ہزار 477 روپے)

چونکہ یہ دفاتر بلا معاوضہ کسانوں کو سہولیات / تربیت فراہم کرتے ہیں اس لئے ان کی آمدن کوئی نہیں ہے۔

(ہ) یہ دفاتر کسانوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کرتے ہیں:

نیشنل پروگرام برائے کھالہ جات کے تحت کھالہ جات کی اصلاح و پختگی تعمیر۔

فیلڈ اسسٹنٹ کے حلقہ میں کام کی نگرانی کرنا۔

ماتحت عملہ کو جدید زرعی تکنیک و تربیت دینا۔

موسم کے مطابق ایک ایک نمائشی پلاٹ لگوانا۔

حکام بالا کو بروقت رپورٹیں ارسال کرنا۔

غیر معیاری کھادوں کی روک تھام کرنا۔

زرعی مداخل کی مارکیٹ میں دستیابی کو یقینی بنانا۔

علاقہ میں فصلات کی پیداوار ٹیکنالوجی کی تشہیر کرنا۔

کاشتکاروں کی تربیت کے لئے مقرر تاریخ سے ایک دن پہلے بذریعہ اعلانات تشہیر کرنا۔

محکمانہ احکامات کی پیروی کرنا۔

کاشتکاروں کے زرعی مسائل افسران بالا تک پہنچانا اور ان کا حل زمینداروں کو بتانا۔

فصل کے مطابق ڈیڑھ ماہ دورانیہ کی تربیت دینے کے لئے زراعت آفیسر کی مدد کرنا۔

حلقہ میں فصلات و باغات، مشینری، زرعی آلات کا سروے کرنا

حلقہ میں کھادوں، زرعی ادویات، بیج وغیرہ کی ضرورت اور سٹاک پوزیشن سے محکمہ کو آگاہ کرنا۔

سیڈ گریڈنگ کی سہولت دینا۔

زمینداروں کو 50 فیصد سبسڈی پر زرعی آلات فراہم کرنا۔

(و) اس حلقے میں مذکورہ سالوں میں دھان اور گندم کے کل 40 نمائشی پلاٹس لگائے گئے۔ ان کا جائے مقام، فی ایکڑ پیداوار اور فی ایکڑ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)</u>

<u>ضلع سرگودھا: گندم کے ہدف و پیداوار کی تفصیلات</u>

*10369: <u>محترمہ سیمل کامران</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007 کے دوران سرگودھا ضلع میں گندم کا ہدف (پیداوار) 5 لاکھ 65 ہزار 238 ٹن مقرر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ہدف حاصل نہ ہو سکا اور صرف 4 لاکھ 68 ہزار 800 ٹن گندم حاصل کی جا سکی؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پیداواری ہدف حاصل نہ کر سکنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مقررہ کردہ ہدف کتنا تھا نیز کیا متذکرہ ہدف حاصل ہوا، سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 25 جولائی 2011 تاریخ ترسیل 25 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ سال 08-2007 کے دوران سرگودھا میں گندم کی پیداوار کا درج بالا ہدف ہی مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ متذکرہ ہدف حاصل نہ ہو سکا اور مذکورہ سال میں درج بالا پیداوار ہی حاصل ہوئی۔

(ج) ہدف حاصل نہ ہو سکنے کی وجوہات اس طرح سے ہیں:

نہری پانی کی ضرورت سے 20 فیصد کمی

بجلی کی لوڈشیڈنگ

فصل پر سست تیلہ کا حملہ

کورا (Frost) پڑنے سے بعض اقسام کا شدید متاثر ہونا

(د)درج بالا سالوں کے دوران گندم کا مقرر کردہ پیداواری ہدف اور حاصل کردہ پیداوار (ٹنوں میں) اس طرح سے ہے:۔

سال	مقررہ ہدف	حاصل کردہ پیداوار
2008-09	6لاکھ770	5لاکھ95ہزار850
2009-10	6لاکھ21ہزار240	5لاکھ4ہزار950

ہدف حاصل نہ ہوسکنے کی وجوہات اس طرح سے ہیں:

2008-09 کے دوران رقبہ اور فی ایکڑ اوسط پیداوار میں پچھلے سال کی نسبت اضافہ کی وجہ سے حاصل کردہ پیداوار مقررہ ہدف سے قریب رہی۔

2009-10 کے دوران بارش کی کمی اور مارچ کے تیسرے / چوتھے ہفتہ میں درجہ حرارت میں اچانک اضافہ کی وجہ سے گندم کا دانہ سکڑ گیا اور مقررہ ہدف حاصل نہ ہوسکا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

ضلع سرگودھا: ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے ادارہ کی تفصیلات

*10464: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ترشاوہ Citrus پھلوں پر ریسرچ کا ادارہ کب اور کس جگہ قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس ادارے میں کس کس ترشاوہ پھل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) سال 2008 سے آج تک اس ادارہ کی کارکردگی سے آگاہ کریں؟

(د) اس ادارہ کے تحت کس کس پھل کی نئی ورائٹی دریافت کی گئی؟

(ہ) اس ادارے کے سال 2009-10 اور 2010-11 کے اخراجات و آمدن بتائیں؟

(و) اس ادارے میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے مذکورہ دو سالوں کے اخراجات تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے بتائیں؟

(تاریخ وصولی 17 اگست 2011 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ترشاوہ پھلوں کا تحقیقی ادارہ "سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ" 14-4-2004 کو ضلع سرگودھا میں قائم ہوا۔

(ب) اس ادارے میں ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام پر تحقیق کا کام کیا جاتا ہے جن میں سنگترے، مالٹے کی مختلف اقسام، گریپ فروٹ اور ترشاوہ پھلوں کی مخلوط اقسام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ترشاوہ پھلوں کی مختلف روٹ سٹاکس وغیرہ پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

(ج) سال 2008 سے آج تک ادارہ کی کارکردگی کے اہم نکات اس طرح سے ہیں:

کنو کے علاوہ دوسری اقسام کے پودے موسم کی مطابقت کے لحاظ سے باغبان حضرات کو دینے کے لئے مالٹا گروپ 42 اقسام، سنگترہ گروپ 9 اقسام، گریپ فروٹ 11 اقسام اور لیمن ولائم 18 اقسام کے پودے لگائے گئے۔

ترشاوہ پھلوں کی خاصیت کو بہتر بنانے اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے والے روٹ سٹاکس پر تحقیقی کام کے ذریعے مسمی کے 500 پودے بہتر روٹ سٹاک پر تیار کئے گئے۔

ترشاوہ پھلوں کے مسائل جاننے کے لئے 2009 میں سروے کروایا گیا۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران بالترتیب 8089، 16022 اور 14206 ترشاوہ نرسری باغبانوں کو فراہم کی گئی۔

شعبہ ہذا نے آبپاشی پر کام کرتے ہوئے اس قسم کا طریقہ دریافت کیا ہے جس سے پانی کی بچت 60 فیصد تک ہو رہی ہے۔

ادارہ کے سوائل سائنس کے ماہرین سنگترہ کی پیداوار کو بوران کے سپرے کے ساتھ 15.9 فیصد بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ادارہ نے دوایسے جرم یونٹ (GPUs) قائم کئے جو کہ رجسٹرڈ نرسریوں کو بیماری سے پاک خصوصاً وائرسی بیماریوں سے مبراپودوں کی بڈووڈ (پیوندی لکڑی) مہیا کریں گے۔

انسٹی ٹیوٹ نے چار ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کا کیس برائے منظوری فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن کو بھیج دیا ہے۔

کم بیج کا حامل کنو کا پودا دریافت کیا گیا اس سے پیوندی لکڑی حاصل کی گئی۔ نرسری کے پودے تیار کئے گئے جو کہ باغبان حضرات کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔

آسٹریلین گورنمنٹ کے تعاون سے تحقیقاتی کام جاری ہے جس میں سکرین ہاؤس کا قیام شامل ہے جس سے بیماریوں سے مبرا اور صحت مند پودے تیار کئے جا سکیں گے۔ اس کے علاوہ سائنسدانوں کی ریسرچ استعداد بڑھانے کے لئے آسٹریلیا میں ٹریننگ بھی شامل ہے۔

(د) اس ادارہ کے تحت مالٹا گروپس، سنگترہ گروپ، مخلوط اقسام، لیمن کی اقسام، لائم کی اقسام اور گریپ فروٹ کی اقسام متعارف کرائی گئی ہیں:

(ہ) مذکورہ دونوں سالوں کی کل آمدن 41 لاکھ 89 ہزار 1 روپے اور کل اخراجات 2 کروڑ 87 لاکھ 25 ہزار 29 روپے رہے تفصیل اس طرح سے ہیں:۔

آمدن 10-2009: 17 لاکھ 43 ہزار 878	اخراجات 10-2009: 1 کروڑ 19 لاکھ 4 ہزار 825
آمدن 11-2010 : 24 لاکھ 45 ہزار 132	اخراجات 11-2010: 1 کروڑ 68 لاکھ 20 ہزار 204

(و) اس ادارے میں کل 88 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں 20 گزٹیڈ اور 68 نان گزٹیڈ شامل ہیں۔ مذکورہ دونوں سالوں کی تنخواہ 2 کروڑ 48 لاکھ 11 ہزار 758 روپے اور ٹی اے /ڈی اے 3 لاکھ 52 ہزار 527 روپے رہے۔ سال وار تفصیل (روپوں میں) اس طرح سے ہے:

تنخواہ: 10-2009: 96لاکھ 63ہزار 547	ٹی اے/ڈی اے: 2لاکھ 32ہزار 843
تنخواہ: 11-2010 1 کروڑ 51لاکھ 48ہزار 211	ٹی اے/ڈی اے: 1لاکھ 19ہزار 684

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2012)

آم پر ریسرچ کرنے والے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10482: ڈاکٹر محمد اختر ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آم کے پھل پر ریسرچ کے کتنے ادارے کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان Mango ریسرچ سنٹرز پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر ریسرچ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنا خالی یا ناجائز قابضین کے پاس ہے؟

(د) ان اداروں کے سال 09-2008، 10-2009 اور 11-2010 کے سال وائز اخراجات بتائیں؟

(ہ) کیا ان اداروں کی مذکورہ سالوں کی سالانہ کارکردگی رپورٹ حکومت ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2011 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں آم پر ریسرچ کے 2 ادارے "مینگو ریسرچ اسٹیشن" شجاع آباد اور "مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ" ملتان کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دونوں ریسرچ سینٹرز کی کل 99 منظور شدہ اسامیوں پر 53 افراد کام کر رہے ہیں۔

(ج) مینگو ریسرچ اسٹیشن شجاع آباد کا کل رقبہ 79 ایکڑ ہے جبکہ مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان کا کل رقبہ 1/2 1 30 ایکڑ ہے۔ تمام رقبہ متعلقہ اداروں کے براہ راست استعمال میں ہے اور ان پر کوئی ناجائز قابضین نہ ہیں۔

(د)ان ریسرچ سنٹرز کے مذکورہ تین سالوں کے اخراجات اس طرح سے ہیں:۔

مینگو ریسرچ سٹیشن شجاع آباد	سال	اخراجات (روپوں میں)
	2008-09	72لاکھ62ہزار269
	2009-10	79لاکھ49ہزار876
	2010-11	1کروڑ13لاکھ14ہزار618
مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان	2011-12	41لاکھ75ہزار

(ہ)یقینامذکورہ اداروں کی کارکردگی رپورٹ اس معززایوان کے حکم پر پیش کی جاسکتی ہے۔

علاوہ ازیں ان اداروں کی سالانہ کارکردگی رپورٹ ہر سال ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی طرف سے شائع بھی کی جاتی ہے جو کہ کوئی بھی ملاحظہ کرسکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب14دسمبر2012)

پنجاب کی زمینوں کا لیول کرنے کے لئے لیزر لیول خریدنے کی تفصیلات

*10563:رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خاں: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب کی زمینوں کا لیول کرنے کیلئے لیزر لیول خریدے جارہے ہیں؟

(ب) کتنے فنڈز اس مد میں رکھے گئے ہیں؟

(ج) کس بنیاد پر کسانوں کو لیزر لیول دیئے جائیں گے؟

(د) محکمہ زراعت اس پراسیس کو کب تک مکمل کرے گا اور کس کمپنی اور کس ملک سے درآمد کر رہا ہے؟

(ہ) لیزر لیول کی افادیت سے آگاہ کرنے کیلئے محکمہ زراعت نے کسانوں کی آگاہی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2011 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب ہمواریٔ زمین کیلئے خود سے لیزر لیولرز کی خریداری نہیں کر رہی ہے بلکہ محکمہ زراعت نے ناہموار زمینوں کی آبپاشی کے دوران ہونے والے پانی کے ضیاع کے سدباب کیلئے ہمواریٔ زمین بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کا پروگرام بنایا ہے، جس کے تحت زمینداران اور زرعی خدمات فراہم کرنے والے افراد / اداروں کو لیزر یونٹ کی خرید کیلئے 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کی سبسڈی (Subsidy) مہیا کی جائے گی۔

(ب) مالی سال 12-2011 میں 275 لیزر یونٹوں پر سبسڈی فراہم کرنے کے لئے 6 کروڑ، 18 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) اس پورے پراسیس کو مالی سال 12-2011 کے اختتام تک مکمل کر لیا جائے گا۔ تمام کاشت کار اپنی مرضی کی کمپنی / ملک کا لیزر یونٹ محکمہ کی منظور شدہ کمپنیوں سے خرید سکیں گے۔

(د) اس ٹیکنالوجی کی افادیت اور کسانوں کی آگاہی کے لئے محکمہ زراعت اس کی تشہیر اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع سے کر رہا ہے۔

(ہ) اس ٹیکنالوجی کی افادیت اور کسانوں کی آگاہی کے لئے محکمہ زراعت اس کی تشہیر اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع سے کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

ضلع سرگودھا: پی پی 36 میں پانی کے کھالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10584: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 36 سرگودھا میں پانی کے کھالوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں پختہ اور ناپختہ کھالوں کی تعداد علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے؟

(ج) ناپختہ کھالوں کو حکومت کب تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2011 تاریخ ترسیل 4 اپریل 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ حلقہ میں کھالوں کی کل تعداد 271 ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے کل 271 کھالوں میں سے پختہ کھالہ جات 266 اور ناپختہ کھالہ جات کی تعداد 5 ہے۔

(ج) ناپختہ کھالوں کو پختہ کرنے کا ایک پراجیکٹ Punjab Irrigated (Productivity Improvement Projects) (PIPIP) برائے سال 2010-11 تا 2016-17 منظور ہو چکا ہے اگر مذکورہ کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے زمینداروں نے درخواست دی تو ان کھالوں کو بھی پختہ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

ضلع راجن پور: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے دفتر کو کھولنے کی تفصیلات

*10648: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور گندم، کپاس، چاول، گنا، پیاز اور تمبا کو کی پیداوار میں نمایاں ضلع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کا دفتر کافی عرصہ سے بند پڑا ہے، دفتر بند ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دفتر بند ہونے کی وجہ سے ضلع ہذا کے کاشتکار معیاری بیجوں کے حصول کے لئے پریشان ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع راجن پور میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کا دفتر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 ستمبر 2011 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے کچھ عرصہ پہلے اپنا دفتر ضلع راجن پور میں کھولا تھا جو نقصان کی وجہ سے بند کر دیا گیا۔ تاہم پنجاب سیڈ کارپوریشن کا سیل ڈپو مذکورہ ضلع میں بدستور کام کر رہا ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے نہ صرف سیل ڈپو ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ زراعت میں قائم کر رکھا ہے بلکہ کسانوں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈیلرز کے پاس بھی وافر مقدار میں تمام بیج دستیاب ہیں۔

(د) بیج کی طلب موجودہ سیل ڈپو سے پوری کی جا رہی ہے اس لئے پنجاب سیڈ کاپوریشن کا علیحدہ دفتر کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دفتر بند ہونے کی وجہ جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

ضلع راولپنڈی: محکمہ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*10837: محترمہ نرگس فیض ملک: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کی کتنی اراضی / زمین اور دیگر کس کس قسم کی جائیداد کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے فارم کہاں کہاں واقع ہیں، ہر فارم کی ملکیتی اراضی / زمین کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان فارمز پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) ان فارمز پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان فارمز کی سال 11-2010 اور 12-2011 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2011 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کی کل اراضی اور جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فارم اور جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان فارموں میں جن فصلات پر ریسرچ کی جاتی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان فارمز پر کل 195 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ان تمام فارموں کی مذکورہ سالوں میں آمدن / اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

2010-11		2011-12	
آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)

4لاکھ71ہزار455	3کروڑ30لاکھ65 ہزار930	3لاکھ65ہزار15	3کروڑ54لاکھ58ہزار234

(تاریخ وصولی جواب 14دسمبر2012)

ضلع راولپنڈی: محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*10840: محترمہ نرگس فیض ملک: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)ان دفاتر میں کل کتنے ملازم کام کررہے ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج)ان دفاتر کے سال 11۔2010اور12۔2011کے اخراجات بتائیں؟

(د)ان دفاتر میں کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں، تفصیل گریڈ اور عہدہ وائز بتائیں؟

(ہ)ان دفاتر کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی تفصیل بتائیں، یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور ان کے سال 12۔2011کے اخراجات مدوائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18نومبر 2011 تاریخ ترسیل 16اپریل 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کل 42دفاتر ہیں جو راولپنڈی، ٹیکسلا، گوجر خان، کہوٹہ، کلر سیداں، مری، کوٹلی ستیاں اور اسلام آباد میں قائم ہیں۔

(ب)ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 1041ہے، عہدہ اور گریڈ کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان تمام دفاتر کے مذکورہ سالوں کے اخراجات اس طرح سے ہیں:

سال 11۔2010 33کروڑ3لاکھ71ہزار304روپے

سال 12۔2011 29کروڑ52لاکھ13ہزار24روپے

(د)ان تمام دفاتر میں کل 202 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ، عہدہ اور جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ان تمام دفاتر کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے مد وائز اخراجات اس طرح سے ہیں:

پٹرول / ڈیزل: 61 لاکھ 79 ہزار 504 روپے

مرمتی اخراجات: 14 لاکھ 12 ہزار 749 روپے

ان تمام گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور مذکورہ سالوں کے شعبہ وار اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

زرعی اجناس کی قیمتوں کا تعین وطریقہ کار کی تفصیلات

*11928: ڈاکٹر محمد اختر ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کپاس، آلو، گندم، مکئی اور کماد کی قیمتوں کا تعین کون کرتا ہے؟

(ب)ان فصلوں کی قیمتوں کا تعین کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا ان اجناس کی خرید وفروخت حکومتی مقرر کردہ ریٹ پر منڈیوں / بازاروں میں ہوئی ہے، اگر کم یا زیادہ ہوئی ہے تو اس کے کنٹرول کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(د) کیا مارکیٹ کمیٹیوں کو ان اجناس کی خرید وفروخت میں کوئی عمل دخل کا اختیار ہے؟

(ہ)مارکیٹ کمیٹیاں کس طرح ان اجناس کے نرخوں کو کنٹرول کرتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2011 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گندم کی قیمت کا تعین وفاقی ادارہ (Agriculture Policy Institute API) کرتا ہے۔ کماد کی قیمت صوبائی حکومت طے کرتی ہے جبکہ باقی اجناس کی قیمتوں کا تعین اوپن مارکیٹ پر ہوتا ہے۔

(ب) ان فصلوں کی قیمتوں کا تعین کرنے کے لئے صوبائی سطح پر ایک کمیٹی تخمینہ پیداواری لاگت بنائی گئی ہے جس میں محکمہ کے افسران کے علاوہ زمینداروں کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹی تمام عوامل بشمول زمین کی تیاری، بیج، کھاد، زرعی ادویات، پانی، بجلی اور ڈیزل کی موجودہ قیمتوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد مرکزی حکومت کو متعلقہ اجناس کی قیمت مقرر کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

(ج) منڈیوں / بازاروں میں گندم کی مقرر کردہ قیمت کو مستحکم کرنے کے لئے صوبائی حکومت کا محکمہ خوراک اور وفاقی حکومت کا پاسکو کسانوں سے ہر سال ایک اعلان شدہ مقدار کے مطابق گندم خریدتا ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹیاں اپنے نوٹیفائیڈ ایریا میں اجناس کی خرید و فروخت کی نگرانی کرتی ہیں اور غیر قانونی کٹوتی اور ناپ تول میں کمی بیشی کی شکایات کا ازالہ کرتی ہیں۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹیاں ان اجناس کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کرتیں بلکہ ان کی خرید و فروخت کے لئے سازگار ماحول اور شفاف ماحول مہیا کرتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

اگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*12575: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) ادارہ ہذا کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج)اس ادارہ کے سال 10-2009، 11-2010 اور 12-2011 کے اخراجات و آمدن بتائیں؟

(د)اس ادارہ میں کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ)ادارہ ہذا میں یکم جنوری 2011 سے آج تک کتنی دفعہ خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہر دفعہ کتنی رقم ان اخبارات کو ادا کی گئی، کتنی دفعہ بھرتی منسوخ کر کے دوبارہ اشتہار اخبارات میں پرنٹ کروایا گیا اور ہر دفعہ کتنی رقم خرچ ہوئی، نیز ہر دفعہ بھرتی منسوخ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس طرح لاکھوں روپے بے روزگار اور غریب بچوں کے فضول خرچ ہوئے، حکومت اس بابت ذمہ داران کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2012 تاریخ ترسیل 27 جولائی 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف) اگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں کل 230 ملازمین کام کر رہے ہیں جس میں گریڈ 19 کا (1)، گریڈ 18 + 165 کے (4)، گریڈ 18 کے (10)، گریڈ 17 کے (18) گریڈ 1 سے 16 کے 197 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کے مختلف علاقوں میں کسانوں کے لئے ماحول اور وسائل کے مطابق موزوں پیداواری ٹیکنالوجی تیار کرنا اور کسانوں کو آبپاشی کے لئے مناسب طریقے اور فصلات کی جڑی بوٹیوں سے مربوط طریقہ انسداد بتانا ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ محکمہ مختلف تحقیقاتی ادارہ جات

کی تیار کردہ نئی اقسام کو ٹیسٹ کرکے پنجاب کے مختلف علاقوں میں کاشت کرنے کے لئے پیداواری ٹیکنالوجی تیار کرنا ہے جس سے زمینداروں کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔

(ج) اس ادارہ کے سال 10-2009، 11-2010 اور 12-2011 کے اخراجات اور آمدن اس طرح سے ہے۔

سال	اخراجات (روپوں میں)	آمدن (روپوں میں)
2009-10	4 کروڑ 55 لاکھ 71 ہزار 974	1 کروڑ 20 لاکھ 78 ہزار 808
2010-11	5 کروڑ 58 لاکھ 53 ہزار 234	1 کروڑ 39 لاکھ 36 ہزار 442
2011-12	6 کروڑ 4 لاکھ 87 ہزار 446	1 کروڑ 5 لاکھ 29 ہزار 960

(د) اس ادارے میں گریڈ 1 سے 15 کی 51 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2011 سے لے کر آج تک بھرتی کے لئے دوبار اشتہار دیئے گئے۔ پہلا اشتہار روزنامہ 'نوائے وقت' اور روزنامہ 'اوصاف' میں مورخہ 2011-12-21 کو دیا گیا جس پر 28 ہزار 705 روپے خرچ ہوئے۔ دوسرا اشتہار مورخہ 2012-4-14 کو مشتہر ہوا جس پر 25 ہزار 720 روپے خرچ ہوئے۔ مزید 5 اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے پہلے اشتہار کو منسوخ کرنا پڑا تاکہ بھرتی جیسا پیچیدہ اور اہم مرحلہ ایک ہی بار مکمل ہو۔

(و) یہ غلط ہے کہ اسامیوں کے دوبارہ مشتہر ہونے کی وجہ سے بے روزگار اور غریب بچوں کے لاکھوں روپے فضول خرچ ہوئے۔ مشتہر ہونے والی اسامیوں کے لئے صرف درخواست، شناختی کارڈ اور ڈومیسائل کی نقول مطلوب تھیں جن پر خرچہ نہ ہونے کے برابر تھا۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

سال 2011، صوبہ میں پیاز و دیگر اجناس کی پیداوار کی تفصیلات

*12589: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب میں پیاز کی کل کتنی پیداوار ہوئی؟

(ب)سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب کے کن کن اضلاع میں پیاز کی پیداوار ہوئی نیز جن علاقوں میں ریکارڈ پیاز کی پیداوار ہوئی وہاں کے کسانوں کو حکومت نے کیا مراعات وسہولیات دیں؟

(ج)سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب کے کن کن علاقوں میں مونگ پھلی، اخروٹ، ملوک، بادام، خوبانی اور دیگر اجناس کی کتنی پیداوار ہوئی، ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2012 تاریخ ترسیل 27 جولائی 2012)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب میں پیاز کی کل پیداوار 3 لاکھ 67 ہزار 930 ٹن رہی۔

(ب)سال 2011 کے دوران جن اضلاع میں پیاز کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ان کی ضلع وار تفصیل اس طرح سے ہے:

ضلع	پیداوار (ٹنوں میں	ضلع	پیداوار (ٹنوں میں	ضلع	پیداوار (ٹنوں میں
لودھراں	32ہزار825	رحیم یار خان	27ہزار806	اوکاڑہ	25ہزار37
خانیوال	24ہزار367	بہاولپور	23ہزار77	قصور	21ہزار281
وہاڑی	20ہزار472	ننکانہ صاحب	18ہزار528	بھکر	17ہزار443

شیخوپورہ	17ہزار189	گوجرانوالہ	15ہزار860	بہاولنگر	13ہزار161
ملتان	12ہزار636	راجن پور	12ہزار340	میانوالی	11ہزار801

پیاز کی ریکارڈ پیداوار ضلع لودھراں، رحیم یار خاں، اوکاڑہ اور خانیوال میں ہوئی۔ ان اضلاع کے کاشتکاروں کو بھی پنجاب کے دوسرے کاشتکاروں کی طرح مارکیٹوں کے ساتھ منسلک کرنے، تربیت برائے پیداواری ٹیکنالوجی، مناسب نرخوں پر خالص زرعی مداخل کی فراہمی اور کھالہ جات پختہ کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے سال 11-2010 میں سبسڈی مہیا کی گئی۔

(ج) سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب کے جن اضلاع میں مونگ پھلی، اخروٹ، بادام، خوبانی اور دیگر اجناس کی پیداوار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

صوبہ میں یوریا کھاد کی قیمتوں کی تفصیلات

*12591: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب میں سال 2009 تا 2011 یوریا کھاد کن کن قیمتوں پر فروخت ہوتی رہی، سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2012 تاریخ ترسیل 27 جولائی 2012)

جواب

وزیر زراعت

سال 2009 کے دوران صوبہ پنجاب میں جنوری تا دسمبر درآمدی یوریا کھاد 650 سے 750 روپے اور ملکی یوریا کھاد 660 سے 750 روپے فی 50 کلو گرام کی قیمت پر فراہم کی گئی۔

سال 2010 کے دوران صوبہ پنجاب میں جنوری تا دسمبر درآمدی یوریا کھاد 770 سے 800 روپے اور ملکی یوریا کھاد 810 سے 1040 روپے فی 50 کلو گرام کی قیمت پر فراہم کی گئی۔

سال 2011 کے دوران صوبہ پنجاب میں جنوری تا دسمبر درآمدی یوریا کھاد 800 سے 1325 روپے اور ملکی یوریا کھاد 1040 سے 1480 روپے فی 50 کلو گرام کی قیمت پر فراہم کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 14 دسمبر 2012)

لاہور — **مقصود احمد ملک**

یکم جنوری 2013 — سیکرٹری

بروز جمعرات 3 جنوری 2013 محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ نگہت ناصر شیخ	6939-6661
2	محترمہ خدیجہ عمر	8766-8473
3	جناب اعجاز احمد کاہلوں	8774
4	محترمہ سیمل کامران	10369-9234
5	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	9595
6	محترمہ زوبیہ رباب ملک	10664-10251
7	ڈاکٹر محمد اختر ملک	11928-10482
8	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خاں	10584-10563
9	سردار عاطف حسین مزاری	10648
10	محترمہ نرگس فیض ملک	10840-10837
11	خواجہ محمد اسلام	12575
12	محترمہ راحیلہ خادم حسین	12591-12589